From Zaad e Rah

(۲۰۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا إِلٰى دِيْنِكُمْ۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم لوگ عِینَہ کے ساتھ خرید و فروخت کرنے لگو گے، بیلوں کی دُم پکڑ لو گے، کھیتی باڑی میں مگن رہو گے، اور دین کے لیے محنت کرنا اور جانی و مالی قربانی دینا چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ایسی ذلت اور محکومی مسلط کرے گا جو تم سے کبھی نہیں ہٹے گی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہیں پلٹو گے۔"

تشریح:۔ حدیث میں عِینَہ کا [redacted] آیا ہے جس کی شکلیں مختلف ہیں، مختصراً یہ سمجھیے کہ حیلۂ شرعی کے سہارے سودی کاروبار کرنے والے کا نام عربی میں عِینَہ ہے، چونکہ مسلمان ہیں، اس لیے صاف صاف سود کا نام لے کر سودی کاروبار کرنے سے شرماتے ہیں، اس لیے مختلف خوبصورت ناموں سے یہ کاروبار ہوتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ شریعت سے کھیلتے ہیں اور خدا کا مذاق اڑاتے، سمجھتے ہیں خدائے علیم بھی ان کے جھانسے میں آجائے گا۔

اس حدیث میں جن خرابیوں کی نشان دہی کی گئی ہے وہ سب ہمارے اندر پائی جاتی ہیں اور یہی ہماری ذلت و محکومی کا حقیقی سبب ہیں اور اس سے نجات پانے کی کوئی راہ نہیں ہے جب تک کہ دینی کام ہماری نظر میں تجارت، کاشتکاری اور دوسرے معاشی ذرائع کے مقابلہ میں زیادہ اہم نہ ہو جائے۔ جب دین کو زندہ کرنے اور طاقتور بنانے کی راہ میں سرگرمی کے ساتھ ہم چلنے لگیں گے تب ذلت و محکومی کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹنی شروع ہو جائیں گی ـــــ اس طرح ٹوٹنی شروع ہوں گی کہ فرمانروائے کائنات اور عزیز و قوی خدا کی راہ کے مسافر بھی حیران رہ جائیں گے۔

From Tarjuman ul Hadith

اقامتِ دین سے انحراف کی سزا

(۱۷۷) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِنْہُ فَتَدْعُوْنَہٗ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَکُمْ

(ترمذی عن حذیفہ ابواب الفتن مسند احمد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری زندگی ہے (اے امت مسلمہ!) تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک ایسے (خطرناک) عذاب میں مبتلا کر دے گا کہ اس سے نجات پانے کے لیے تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعاؤں کو قبول نہیں کرے گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "امت مسلمہ" کے ذمہ یہ کام سپرد کیا ہے کہ "وہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نیکیوں کو غالب کرے اور برائیوں کو روکے"۔ اگر وہ اپنے اس مقصدِ زندگی کو فراموش کر دے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اسے ایسی سزا دیتے ہیں جسے دعاؤں سے بھی نہیں ٹالا جا سکتا یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دینے کی سزا یہ ہے کہ یہ امت، غیر مسلم اقوام کی محکوم بن جائے گی یا مسلم قوم کے ظالم اور بدکار افراد ان پر حکومت کریں گے یہ صورتِ حال اللہ ذوالجلال کے غضب اور غصہ کی مظہر ہے۔ جسے دعاؤں سے بھی دور نہیں کیا جا سکتا۔

اقامتِ دین کے راہنما اصول چار ہیں۔

پہلا اصول یہ ہے کہ آدمی جس دین کو زمین پر قائم کرنے کے لیے اُٹھے اسے سب سے پہلے اپنے جسم کے ظاہر اور باطن پر قائم کرے وہ شخص معاشرے کو اسلامی نہیں بنا سکتا جس کا اپنا جسم مُسلم نہ ہو۔ جو شخص لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے لیے اٹھے وہ سب سے پہلے ان نیکیوں پر خود عمل کرے جس کی دعوت اس نے دوسروں کو دینی ہے اور ان برے کاموں سے دستبردار ہو جائے جن سے اس نے دوسروں کو روکنا ہے۔

جس شخص کی زندگی اس کی دعوت پر گواہ نہ ہو، اس کے قول اور عمل میں ہم آہنگی نہ ہو وہ نہ صرف یہ کہ دین کی کمزوری اور بدنامی کا موجب بنتا ہے بلکہ وہ اس جرم کی سزا آخرت میں بھی بھگتے گا (ملاحظہ ہو حدیث ۱۹۱)

دوسرا اصول یہ ہے کہ دین کی دعوت کا آغاز اپنے گھر سے کرنا چاہیئے۔ آدمی، بیوی بچوں اور گھر کے دوسرے افراد کو اسلام کی تعلیم دے اور ان کی اصلاح کرے اور انہیں مسلم (اللہ کا فرمانبردار) بنائے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا۔ (التحریم آیت ۶)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو آگ سے بچاؤ۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو دین کی تعلیمات سے آگاہ کرنا، داعی الی اللہ، انہیں خلوص اور محبت سے دین حق پر عمل کرنے کی دعوت دے (ملاحظہ ہو حدیث ۶۸) دین کی دعوت دینے کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے کہ انہیں ایک دو بار جمع کر کے اسلامی احکام سنا دے اور بس، بلکہ اس مقصد کے لیے ان سے مسلسل اور بار بار ملاقاتیں ہوتی رہیں لیکن یاد رہے کہ دعوت میں تاثیر داعی کی عملی زندگی سے پیدا ہوتی ہے۔

چوتھا اصول یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں پر دین کی دعوت کا کام کرے اور ان سے مسلسل ربط رکھے۔